Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۸ محرم ۱۳۹۲ھ | ۵ امان ۱۳۵۱ہش | ۵ مارچ ۱۹۷۲ء | نمبر ۵۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۴ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۴ امان کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی کیلئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۴ امان ۔ کل ۳ امان کو مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے بتایا کہ اسلام ہمیں اسوۂ نبوی کی پیروی کرتے ہوئے قوی اور امین بننے کی تلقین کرتا ہے یعنی ہم اپنی ہر قسم کی قوتوں کو انتہائی نشوو نما دیں اور اپنی جملہ صلاحیتوں کو جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بطور امانت دی ہیں پوری طرح اور صحیح رنگ میں استعمال کریں۔ حضور نے فرمایا کہ قوی ہونے سے جسمانی صحت و قوت بھی مراد ہے جسے ہم ورزش اور کھیلوں کے ذریعے بڑھا سکتے ہیں ہمیں اس طرف بھی توجہ دینی چاہیئے۔ اسی سلسلہ میں حضور نے بعض دیگر نصائح کرنے کے علاوہ ربوہ میں ایک نئی مجلس "مجلس صحت" کے نام سے قائم کرنے کا اعلان بھی فرمایا جو اہالیان ربوہ کے لئے کھیلوں کا اور کھلی جگہوں کو کھیل کے میدانوں اور باغوں میں تبدیل کرنے کا انتظام کریگی یہ مجلس آئندہ جمعہ سے پہلے پہلے کام شروع کر دیگی۔

ربوہ ۔ ۴ امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ۔

نظارت بیت المال کا ٹیلیفون نمبر

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نظارت بیت المال آمد کا ٹیلیفون نمبر ۵۴۱ ہے۔

(ناظر بیت المال آمد)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن وہ ہے جس کے دل میں محبتِ الٰہی نے عشق کے رنگ میں جڑ پکڑ لی ہو

جو خدا کی خاطر ذلت اختیار کرے انجام کار وُہی عزت و جلال کا تخت نشین ہو گا

"قرآن اور حدیث سے ثابت ہے کہ مومن کی ہر ایک چیز بابرکت ہو جاتی ہے جہاں وہ بیٹھتا ہے وہ جگہ دوسروں کے لئے موجبِ برکت ہوتی ہے۔ اس کا پس خوردہ اوروں کے لئے شفا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ایک گنہگار خدا تعالیٰ کے سامنے لایا جاوے گا۔ خدا تعالیٰ اُس سے پوچھے گا کہ تُو نے کوئی نیک کام کیا؟ وہ کہے گا کہ نہیں۔ پھر خدا تعالیٰ اُس کو کہے گا کہ فلاں مومن کو تُو ملا تھا۔ وہ کہے گا خداوندا میں ارادتاً تو کبھی نہیں ملا۔ وُہ خود ہی ایک دن مجھے راستہ میں مل گیا۔ خدا تعالیٰ اُسے بخش دے گا۔ پھر ایک اَور موقعہ پر حدیث میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ فرشتوں سے دریافت کرے گا کہ میرا ذکر کہاں پر ہو رہا ہے؟ وہ کہیں گے کہ ایک حلقہ مومنین کا تھا جہاں دُنیا کے ذکر کا نام و نشان بھی نہ تھا البتہ ذکرِ الٰہی آٹھوں پہر ہو رہا ہے۔ اُن میں ایک دُنیا پرست شخص بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ مَیں نے اس دُنیا دار کو اس ہم نشینی کے باعث بخش دیا۔ اِنّھم قومٌ لا یشقٰی جلیسھم۔ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ جہاں ایک مومن امام ہو اُس کے مقتدی پیش از یں کہ وہ سجدہ سے سر اُٹھاوے بخش دیئے جاتے ہیں۔

مومن وہ ہے کہ جس کے دل میں محبتِ الٰہی نے عشق کے رنگ میں جڑ پکڑ لی ہو۔ اس نے فیصلہ کر لیا ہو کہ وہ ہر ایک تکلیف اور ذلت میں بھی خدا تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑے گا۔ اب جس نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کب کسی کا کانشنس کہتا ہے کہ وہ ضائع ہو گا کیا کوئی رسُول ضائع ہوا؟ دُنیا ناخنوں تک اُن کو ضائع کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن وُہ ضائع نہیں ہوتے۔ جو خدا تعالیٰ کے لئے ذلیل ہو وُہی انجام کار عزت و جلال کا تخت نشین ہو گا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۴۰، ۴۱)

قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ کی اشاعت

احباب جماعت توجہ کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ پاکٹ سائز و حمائل سائز بیس بیس ہزار کی تعداد میں طبع کروایا گیا ہے۔ آفسٹ پیپر پر نہایت عمدہ طباعت اور اعلیٰ درجہ کا مجلد ہے۔ ان تمام خوبیوں کے ساتھ اس کا ہدیہ صرف اصل لاگت جتنا ہی رکھا گیا ہے تا احباب خود بھی خریدیں اور کثرت سے اس کی اشاعت کریں۔

اس وقت تک مندرجہ ذیل جماعتوں نے قرآن مجید منگوا کر اپنے مراکز میں رکھوایا ہے:۔

(۱) کراچی ۔ احمدیہ ہال۔

(۲) لاہور ۔ مسجد احمدیہ دارالذکر۔ مسجد احمدیہ دہلی دروازہ۔ الائیڈ سائینٹفک سٹور گنپت روڈ انارکلی

(۳) راولپنڈی ۔ مسجد احمدیہ نور۔ (۴) پشاور ۔ مسجد احمدیہ۔

دیگر امراء صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ قرآن مجید منگوا کر مراکز میں رکھیں۔ تا احباب جماعت کو خریدنے میں آسانی ہو۔ اسی طرح جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ قرآن مجید کی اشاعت کی طرف پوری توجہ فرمادیں۔ تاکہ جس غرض کے ماتحت قرآن مجید طبع کروایا گیا ہے پوری ہو سکے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ر امان ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابتلاؤں کے زمانہ میں حقیقی مومنوں کا شیوہ

ہم قبل ازیں واضح کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مامور من اللہ پر ایمان لانے والوں کو ترقیوں، کامیابیوں اور غلبہ کی عظیم الشان بشارات سے نوازتا ہے اور وہ بشارات انتہائی مخالفت اور نامساعد حالات کے باوجود پوری ہو کر رہتی ہیں۔ لیکن قبل اس کے کہ وہ بشارات پوری ہوں مومنوں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ خدا کی راہ میں اپنی استعداد کے مطابق انتہائی جدّ و جہد سے کام لیتے ہوئے انتہائی قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں۔ اس لئے آخری غلبہ حاصل ہونے سے قبل اُنہیں انتہائی مہیب ابتلاؤں میں سے گزرنا پڑتا ہے اور بسا اوقات یہ ابتلاء اتنے مہیب ہوتے ہیں کہ انہیں اپنی ہستی ہی کالعدم ہوتی نظر آنے لگتی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ درمیان میں پیش آنے والے ان ابتلاؤں میں سے مومنوں کو بحفاظت نکال کر رفتہ رفتہ آگے ہی آگے قدم بڑھانے کی توفیق دیتا چلا جاتا ہے۔

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض ابتلاء اتنے شدید ہوتے ہیں کہ کمزور ایمان والے لوگ اس وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ ایمان لانے کے نتیجہ میں وہ خدائی عذاب کی گرفت میں آ گئے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ ایسے لوگ نفاق میں مبتلا ہونے کے باعث حقیقی مومن نہیں ہوتے لیکن اُن کے اس طرزِ عمل سے اتنا ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ مومنوں کو بسا اوقات انتہائی مہیب ابتلاؤں میں سے گزرنا پڑتا ہے جبھی تو منافق اُس ابتلاء کو خدائی عذاب قرار دینے لگتے ہیں چنانچہ ایسے ابتلاؤں کی شدید نوعیت اور ان کے بارہ میں کمزور ایمان والوں کے ردّ عمل کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَىِٕنْ جَاۗءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۭ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (عنکبوت آیت ۱۱)

اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں۔ پھر جب اللہ کی راہ میں ان کو تکلیف دی جاتی ہے تو وہ لوگوں کی پہنچائی ہوئی اذیت کو عذابِ الٰہی کے مانند تصور کرنے لگتے ہیں۔ اور اگر تیرے رب کی طرف سے مدد آتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم بھی تمہارے ساتھ تھے۔ کیا دُنیا جہان کے لوگوں کے دلوں میں جو کچھ ہے اس کو اللہ اچھی طرح نہیں جانتا؟

برخلاف اس کے انتہائی مہیب قسم کے ابتلاء کے وارد ہونے پر حقیقی مومن ذرا بھی پریشان نہیں ہوتے بلکہ وہ کہتے ہیں جہاں اللہ نے کامیابی اور غلبہ کی بشارت دی ہوئی ہے، وہاں درمیان میں ابتلاؤں کے آنے کی بھی خبر دے رکھی ہے۔ جب خدائی انتباہ کے مطابق ابتلاء آ رہے ہیں تو پھر آخری غلبہ سے متعلق خدائی وعدہ بھی ضرور پورا ہوگا۔ پس ابتلاء فی نفسہٖ کامیابیوں اور غلبہ کا پیش خیمہ ہونے کے باعث ان کے ایمان کو اور بھی زیادہ بڑھا دیتے ہیں۔ سو گویا جہاں منافق کا ایمان ڈانواں ڈول ہو رہا ہوتا ہے وہاں مومن کا ایمان پختہ سے پختہ تر ہو رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انتہائی مہیب ابتلاء کے وارد ہونے پر حقیقی مومنوں کی دلی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۡ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝ (احزاب آیت ۲۳)

اور جب حقیقی مومنوں نے حملہ آور لشکروں کو دیکھا تو وہ بول اُٹھے یہ تو وہی لشکر ہیں جن کا اللہ اور اُس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ کہا تھا۔ اور اُن کو اس واقعہ نے ایمان اور اطاعت میں اور بھی بڑھا دیا۔

الغرض خدائی وعدوں کے بموجب مومنوں کو ملنے والی آخری کامیابیوں اور غلبہ کے ظاہر ہونے سے قبل درمیانی عرصہ میں مومنوں پر جو عارضی ابتلاء آتے ہیں ان میں سے بعض کی مہیب نوعیت کے پیشِ نظر کمزور ایمان والے گھبرا اُٹھتے ہیں اور وہ اس وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ ایمان لانے کے باوجود عذاب الٰہی نے اُنہیں آ گھیرا ہے۔ برخلاف اس کے حقیقی مومن درمیانی عرصہ کے عارضی ابتلاؤں کو بھی غلبہ کے خدائی وعدوں کا ایک ضروری حصہ سمجھتے ہوئے ایمان میں اور بھی زیادہ پختہ ہو جاتے ہیں اور وہ تقویٰ کی راہ پر گامزن رہتے ہوئے صبر و استقامت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے پورے وثوق کے ساتھ آخری فتح اور غلبہ کے منتظر رہتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ خیال کہ ایمان لانے کے بعد کسی قسم کا کوئی ابتلاء ہی پیش نہ آئے اور موعودہ کامیابیاں اور ترقیاں بلا روک ٹوک از خود ملتی چلی جائیں کمزوریٔ ایمان پر دلالت کرتا ہے۔ خواہ کتنے ہی مہیب ابتلاء کیوں نہ پیش آئیں حقیقی مومنوں کا ردّ عمل وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا کا آئینہ دار ہوتا ہے اور وہ تقویٰ کی راہوں پر اور زیادہ تعہد کے ساتھ گامزن رہتے ہوئے صبر و استقامت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر دکھاتے ہیں اور پہلے سے بھی زیادہ بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ آخری فتح اور غلبہ ان کا مقدّر ہے۔ جتنا زیادہ وہ صبر و استقامت اور قربانیوں کا مظاہرہ کریں گے اور جتنا زیادہ تعہد کے ساتھ وہ تقویٰ کی راہ عمل پر گامزن رہتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے اُتنا ہی زیادہ تیزی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد آئے گی اور انہیں مظفر و منصور کر دکھائے گی۔

پس حقیقی مومن نہ ابتلاؤں سے گھبراتے ہیں اور نہ ابتلاؤں کے زمانہ کے درازتر ہونے پر ہراساں ہوتے ہیں بلکہ بہر صورت و بہر حال تسلیم و رضاء اور قربانی و ایثار کے معیار کو بلند سے بلند تر کر کے اپنے فرائض ادا کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان میں تسلیم و رضاء کی یہ خُو اور قربانی و ایثار کا یہ ترقی پذیر جذبہ انہیں حقیقی کامیابیوں اور دائمی غلبہ سے ہمکنار کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ اگر اُنہیں یہ غلبہ صدیوں بعد بھی ملنا مقدّر ہو تو بھی ان کے پایۂ ثبات اور ہمّت و استقلال میں قطعاً کوئی کمی نہیں آتی بلکہ اس میں ایک نئے جوش اور نئے جذبہ کے ساتھ اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

پاکیزگی اور رضائے الٰہی کا موجب

بعض بظاہر معمولی افعال عظیم الشان نتائج کے حامل ہوتے ہیں، ان میں سے ایک مسواک کرنا یعنی دانتوں کی صفائی کا التزام کرنا بھی ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"اَلسِّوَاكُ مُطَهِّرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ"

یعنی مسواک کرنا مُنہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کا موجب ہے۔

مسواک کرنا بظاہر ایک معمولی فعل ہے جس پر چند منٹ سے زیادہ خرچ نہیں ہوتے لیکن اس کا نتیجہ کتنا عظیم الشان ہے یعنی اس کے نتیجہ میں ظاہری پاکیزگی کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل ہوتی ہے

دلوں میں اختلاف کا بیج

بعض افعال بظاہر معمولی ہوتے ہیں لیکن ان کے نتائج انتہائی خطرناک ہوتے ہیں ان میں سے ایک صفوں کا سیدھا نہ رکھنا بھی ہے۔ چنانچہ حضرت نعمانؓ بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ"

(بخاری کتاب الصلوٰۃ)

تمہیں اپنی صفیں سیدھی رکھنی چاہئیں ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں اور تمہارے دلوں میں اختلاف کا بیج ڈال دے گا۔

اس سے ظاہر ہے کہ نماز میں صفوں کو سیدھا رکھنا کس قدر ضروری ہے۔ بظاہر صفوں کا سیدھا رکھنا معمولی نظر آتا ہے۔ لیکن اس کا خیال نہ رکھنے کے نتیجہ میں دلوں میں اختلاف کا بیج بو دیا جاتا ہے۔ العیاذ باللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور کی ایک عظیم تاریخی مسجد

(محترم جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی لاہور)

لاہور کے محلہ "پانی والا تالاب" کے چوک کے مغربی کونے میں ایک چھوٹی سی گلی کوچہ سیٹھاں کے نام سے مشہور ہے۔ یہ "ننگے منڈی" کے علاقہ میں واقع ہے۔ اس کوچہ میں ستر اسی قدم آگے جائیں تو داہنی طرف ایک اور تنگ سی گلی کے موڑ پر ایک بہت عالی شان مکان بنا ہوا ہے۔ دہلی کے معروف ادیب اور لاہور کی مشہور ماہانہ مجلس "شام ہمدرد" کے منتظم اعلیٰ جناب سید اشرف صبوحی اس میں رہتے ہیں۔ اس تین چار منزل بلند مکان کے عین نیچے وہ عظیم تاریخی مسجد واقع ہے جس کا تعارف میں آج قارئین کرام سے کرانا چاہتا ہوں اور جس کا فوٹو آپ الفضل کے سرورق پر دیکھ رہے ہیں۔

اس تعارف کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ اس مسجد کا بھی سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں حصہ ہے کیونکہ اس مسجد کو یہ شرف حاصل ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور تشریف لایا کرتے تھے تو عموماً اسی مسجد میں نمازیں ادا فرمایا کرتے تھے اور اس خصوصیت کی بناء پر حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف شہید حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح اول اور حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ عنہم نے بھی اس مسجد میں نمازیں پڑھی ہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ اس مسجد کے تاریخی کوائف یہاں بیان کئے جائیں تاکہ محفوظ ہو جائیں۔

لاہور کی "میاں فیملی" وہ معزز خاندان ہے جس کے بہت سے افراد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے پر لبیک کہہ کر احمدیت کو قبول کیا اور حضور علیہ السلام کے ابتدائی خدام میں شامل ہو گئے۔ لیکن یہ امر خاص طور سے قابل ذکر ہے کہ یہ سب کے سب اصحاب اسی مسجد کے پیش امام کی تبلیغ سے احمدی ہوئے۔ اس لئے بجا طور پر یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ لاہور میں احمدیت کا آفتاب اسی مسجد سے طلوع ہوا۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو اس مسجد کی عظمت اور شان بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

"میاں فیملی" کے ابتدائی احمدی ہونے والے حضرات میں سے چار اصحاب خاص طور سے مشہور ہیں۔ یعنی حضرت میاں تاج دینؓ اور حضرت میاں معراج الدین عمرؓ جن کی بیعت ۱۸۹۲ء کی ہے اور حضرت میاں سراج الدینؓ اور حضرت میاں چراغ دینؓ جو ۱۸۹۳ء میں احمدی ہوئے (لاہور تاریخ احمدیت) حضرت میاں چراغ دینؓ کے لڑکے حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ تھے اور حضرت میاں سراج دین کے فرزند ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی ان دنوں دارالصدر ربوہ میں مقیم ہیں۔

اس خاندان میں سب سے پہلے حضرت میاں معراج الدین عمرؓ نے حضرت اقدسؑ کی بیعت کی (لاہور تاریخ احمدیت ص ۱۸) ان چاروں اصحاب کے دادا میاں الٰہی بخش نے جو ننگے منڈی میں رہتے تھے اپنے مکانات کے سامنے یہ مسجد تعمیر کروائی جو آگے چل کر لاہور میں احمدیت کا سنگِ بنیاد ثابت ہوئی۔

اس مسجد کا امام میاں الٰہی بخش نے ایک نہایت متقی، پرہیزگار اور صالح نوجوان کو مقرر کیا جو دینی علوم کا ماہر اور دینیات کا فاضل تھا۔ اس نوجوان کا نام مولوی رحیم اللہ تھا۔ (لاہور، تاریخ احمدیت ص ۱۸) لاہور میں جس خوش قسمت انسان کو سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا وہ یہی حضرت مولوی رحیم اللہ ہیں۔ جب اس سعید الفطرت انسان کو حضور علیہ السلام کے دعویٰ کا پتہ لگا تو بلا پس و پیش یہ صاحب پا پیادہ قادیان روانہ ہو گئے اور حضرت اقدسؑ کے پُرنور چہرہ کو دیکھ کر فوراً سمجھ گئے کہ یہ چہرہ جھوٹے کا نہیں ہو سکتا اور بلا تامل بیعت کر لی پھر عرض کی کہ "آقائے دوجہاں حضور رسول کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے جو کوئی مسیح کو پاوے میرا اسلام اسے پہنچا دے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ میں نے مسیح کو پا لیا اور اب میں حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام آپ کو پہنچاتا ہوں۔"

(لاہور تاریخ احمدیت ص ۲۰)

بیعت کے بعد آپ واپس لاہور تشریف لے آئے اور نہایت دلیری کے ساتھ تبلیغ شروع کر دی۔ چنانچہ ان کی تبلیغ سے "میاں فیملی" میں سب سے پہلے میاں معراج الدین عمرؓ نے بیعت کی جس کے بعد چند ہی سال میں ان کے مخلصانہ وعظ و نصیحت کے نتیجہ میں سارا خاندان احمدی ہو گیا۔ (لاہور تاریخ احمدیت ص ۱۸)

مولوی شیخ عبدالقادر مرحوم مربی جماعت احمدیہ لاہور نے "لاہور تاریخ احمدیت" ایک بڑی قابل قدر کتاب لکھی ہے۔ اس میں وہ حضرت مولوی رحیم اللہؓ کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"میاں فیملی کے قابل احترام بزرگ ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی نے مجھ سے بیان کیا کہ "حضرت مولوی صاحب ..... کی مسجد ہمارے مکانوں کے بالکل سامنے تھی۔ ہمارا خاندان ان کی اقتدا میں نمازیں پڑھا کرتا تھا ..... ہمارے خاندان کے چھوٹے بڑے تمام افراد چونکہ ان کے شاگرد تھے اس لئے ان کی تبلیغ سے متاثر ہو کر یکے بعد دیگرے سب نے بیعت کر لی۔ آپ بہت نیک اور متقی بزرگ تھے۔ آپ کے درس میں شامل ہونے کے لئے حضرت مرزا ایوب بیگؓ (جو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے بھائی تھے اور چیفس کالج لاہور میں پروفیسر تھے۔ بڑے لمبے قد کے گورا رنگ خوبصورت داڑھی) علی چیفس کالج سے پیدل تشریف لایا کرتے تھے۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی آپ کے بہت معتقد تھے اور نمازوں اور درس میں شامل ہوا کرتے تھے۔ ان کی مسجد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو بھی میں نے نمازیں پڑھتے دیکھا ہے۔ جب حضور ۱۸۹۲ء میں لاہور تشریف لا کر محبوب رایوں کے مکان میں اترے تھے اور حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ بھی جموں سے تشریف لائے ہوئے تھے تو ان ایام میں حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحبؓ نماز پڑھایا کرتے تھے اور حضرت اقدسؑ حضرت مولوی رحیم اللہ صاحبؓ اور دیگر احباب مقتدی ہوا کرتے تھے۔ آپ کی وفات جہاں تک مجھے یاد ہے ۱۸۹۶ء یا ۱۸۹۷ء میں ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر اندازاً ۵۵ سال کی تھی۔" (لاہور تاریخ احمدیت ص ۲۱-۲۲)

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ۳۱۳ اصحاب کی جو فہرست "انجام آتھم" میں شائع فرمائی ہے اس میں آپ کا نام ۱۳۲ نمبر پر ہے۔ نیز "لاہور تاریخ احمدیت" کے صفحہ ۲۰ پر صاف لکھا ہے کہ

"لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سب سے پہلے ایمان لانے کا فخر حضرت مولوی رحیم اللہ صاحبؓ کو حاصل ہے۔ حضرت مولوی صاحب موصوف "مسجد کوچہ سیٹھاں" بالمقابل تالاب آب رسانی ننگے منڈی بازار کے امام الصلوٰۃ تھے۔"

اس مسجد کے متصل پیپل والی گلی میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایک کرایہ کے مکان میں رہا کرتے تھے (لاہور تاریخ احمدیت ص ۳۶) اور تمام نمازیں یقیناً اسی مسجد میں پڑھتے ہوں گے۔ ایک مرتبہ حضرت مفتی صاحب بیمار ہو گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور تشریف لائے تو غالباً اسی مکان میں حضرت اقدسؑ مفتی صاحب کی عیادت کے لئے آئے تھے۔

جب ایک مرتبہ حضرت اقدسؑ کا لاہور تشریف لانا ہوا تھا تو حضور "مولوی رحیم اللہ والی مسجد واقع ننگے منڈی" میں ظہر یا عصر کی نماز پڑھ کر واپس اپنی جائے قیام کی طرف جا رہے تھے کہ پیچھے سے ایک شخص نے جو اپنے آپ کو "امام مہدی" کہتا تھا۔ آپ کی کمر میں ہاتھ ڈالا وہ آپ کو اٹھا کر گرانا چاہتا تھا۔ مگر نہ تو اٹھا سکا اور نہ گرا سکا۔ حضرت سید امیر علی شاہ صاحب سیالکوٹی نے اسے پکڑ کر مارنا چاہا۔ مگر حضرتؑ نے مسکرا کر فرمایا کہ اسے کچھ نہ کہو۔ یہ تو سمجھتا ہے کہ اس کا عہدہ میں نے سنبھال لیا ہے۔"

(لاہور تاریخ احمدیت ص ۲۲)

اس مسجد میں حضور کے نماز پڑھنے کی وجہ یہ تھی کہ ابتدائی ایام میں جب حضرت اقدسؑ لاہور تشریف لایا کرتے تھے تو "میاں فیملی" کے مکانات میں قیام فرمایا کرتے تھے اور یہ مکانات اس مسجد کے سامنے تھے اس لئے حضور اس مسجد میں نمازیں ادا فرماتے تھے اور آپ کے خدام بھی یہیں آپ کے ساتھ شامل نماز ہوا کرتے تھے۔

"لاہور۔ تاریخ احمدیت" میں یہ بھی لکھا ہے کہ جب حضرت صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ عنہ دو تین ماہ قادیان میں حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت میں رہ کر واپس افغانستان جانے لگے "تو آپ نے لاہور میں چند روز مسجد حضرت مولوی رحیم اللہ صاحب واقع ننگے منڈی میں قیام فرمایا۔" (ص ۳۴)

حضرت میاں عبدالعزیز صاحب المعروف بہ مغل (ابن حضرت میاں چراغ الدینؓ) کا بیان ہے کہ "جب صاحبزادہ صاحب لاہور پہنچے تو ہمارے مکان میں قریباً آٹھ دن ٹھہرے تھے ...... اور مولوی رحیم اللہ صاحب والی مسجد میں جو ہمارے ننگے منڈی والے مکانوں کے بالکل سامنے تھی آپ نے ایک نظم بھی لکھی تھی جس کا پہلا شعر کچھ اس قسم کا تھا ؎

عجب کہ احمد اطہر بایں گذر آمدہ
مہ است یا گیسو تے معطر آمدہ

یہ نظم شائع ہو چکی ہے۔" (لاہور تاریخ احمدیت ص ۳۱)

حضرت مولوی رحیم اللہ صاحب جب تک زندہ رہے پانچوں وقت کی نمازیں اور نماز جمعہ شہر کے احمدی احباب اسی مسجد میں پڑھتے رہے۔

(لاہور تاریخ احمدیت حاشیہ ص ۳۳)

مگر جب حضرت مولوی صاحبؓ کا انتقال ہو گیا اور میاں چراغ دین صاحبؓ نے بھی اپنے نئے مکانات دہلی دروازہ کے باہر بنوا لئے اور ننگے منڈی والے مکان فروخت کر دیئے۔ (لاہور تاریخ احمدیت ص ۱۱۶) تو اس مسجد کی طرف سے احمدیوں کی توجہ ہٹ گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ مسجد احمدیوں کے قبضہ سے نکل گئی۔ آج کل اس کا نام "مسجد مدینہ" ہے۔ مسجد کی موجودہ حالت بہت عمدہ ہو گئی ہے۔ برقی پنکھے لگ گئے ہیں۔ بجلی اور پانی کا معقول انتظام ہے۔ ایک چھوٹا مکان بھی مسجد سے ملحق امام صاحب کے لئے محلہ والوں کے چندہ سے بنوا دیا گیا ہے۔ مسجد کے اخراجات کے لئے گلی کے رُخ دو دکانیں تعمیر کرا دی گئی ہیں۔ مسجد میں قلعی اور سفیدی بھی کرا دی گئی ہے۔ وضو خانہ علیحدہ بنوا دیا گیا۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدِ نبوی میں اقوامِ غیر سے عدیم النظیر حسنِ سلوک

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی

غیر مسلم اقوام نے مختلف زمانوں بالخصوص عہدِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں فتح مکہ سے قبل نبی پاک حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور کے مقدس صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے جو سفاکانہ اور بہیمانہ سلوک روا رکھا اس کو اگر آج ہم تاریخ کی روشنی میں دہرائیں تو کفارِ عرب کی طرف سے کئے گئے مظالم کی دردبھری اور روح فرسا داستانیں سن سن کر انسانی جسموں پر کپکپی کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے اور زمین ہی نہیں آسمان بھی لرزہ براندام نظر آنے لگے۔

کفارِ عرب تک ہی محدود نہیں مابعد کی صدیوں میں بھی غیر مسلم قوموں نے عدل گستری اور انصاف کے دامن کو بالائے طاق رکھکر اور مسلمانوں کے احساسات کو فراموش کرتے ہوئے جہاں تک بس چل سکا۔ اسلام کے نام لیواؤں کو نیچا دکھانے اور ان پر گوناگوں جور و ستم ڈھانے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی یہ جور و ظلم روا رکھنے والے لوگ اس امر کو یکسر بھول گئے کہ ان پر ایک منتقم اور ذوالانتقام ہستی زمین و آسمان کا خالق و مالک خدا حکمران ہے جس کے ہاں دیر تو ہے مگر اندھیر نہیں اور وقت آنے پر ظالم اور بے رحم لوگوں کو کیفرِ کردار تک پہنچائے گا اور ان کے کئے کی انہیں یقیناً سزا دے گا۔

آج کی دنیا میں دیگر ملکوں کے مسلمانوں کے علاوہ خاص طور پر پاکستانی مسلمانوں کو اغیار پھر ترچھی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں اور اس امر کے بشدت متمنی نظر آتے ہیں کہ پاکستان کا نام جغرافیائی نقشہ پر دکھائی نہ دے۔ مگر تقدیرِ الٰہی کو دنیا کی کونسی طاقت بدل سکتی ہے آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ حق و باطل کے عظیم معرکہ میں بالآخر حق پرست ہی فتح پائیں گے اور وہ لوگ جو مسلمانوں کو تختۂ عالم سے نابود کر دینے کا خواب دیکھ رہے ان کا یہ خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا اور ان کی امیدیں قطعاً بر نہ آئیں گی۔ اسلام اور اس کے ماننے والے آخر کار جیتیں گے۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری زمانہ سے متعلق عظیم الشان پیشگوئیوں سے یہی ہویدا ہوتا ہے اور خدا تعالےٰ سے بذریعہ وحی و الہام علم پاکر اس زمانہ کے برگزیدہ مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ازسرِنو ایسی ہی ایمان افروز اور خوشکن بشارات دے رکھی ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیساکہ پہلے چڑھ چکا ہے۔"

(فتح اسلام ص۱۱)

پس یہ بات تو یقینی ہے کہ اسلام کو عالمگیر فتح اور عظیم الشان غلبہ نصیب ہوگا اور اس کے روشن آثار ابھی سے نمایاں نظر آرہے ہیں۔ لیکن کامل اقتدار کے زمانہ میں نہ سمجھئے کہ مسلمان اپنے مقدس آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اُسوہ اور دیگر بزرگان سلف کے نقشِ قدم کو ترک کرکے من مانی کریں گے۔ ایسا خیال کرنا درست نہیں ہے مسلمانوں نے بحیثیت قوم نہ پہلے کسی زمانہ میں غیر مسلموں پر بلاوجہ سختی کی ہے اور نہ آئندہ کریں گے۔ ان کے لئے تو اسلام کی مقدس تعلیم اور اس کے پاکیزہ اصول و قوانین مشعلِ راہ ہیں اور اسوۂ رسولؐ اور عہدِ نبوی کے مسلمانوں کا طرزِ عمل ہر زمان و مکان پر ملتِ اسلامیہ کو یہ سبق دے رہا ہے کہ غیروں کے حقوق کو کبھی بھی پامال نہ ہونے دو۔ اور تم جو اپنے لئے بہتر خیال کرتے ہو وہ دوسروں کے لئے بھی بہتر سمجھو اور وہ کچھ کرو جو تمہارے روحانی آباء و اجداد نے عملاً کرکے دکھایا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے مقدس رسول اور دیگر واجب الاحترام بزرگوں کا غیر مسلم اقوام سے اس قسم کا برتاؤ رہا ہے سو یہاں ہم چند ایسے درخشندہ حقائق کا ذکر کریں گے کہ جن سے بخوبی عیاں ہو جائیگا کہ سید الانبیاء حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے صحابہ کرامؓ نے عہدِ رسالت اور مابعد کے دور میں اسلام کی تعلیم کے مطابق عملاً ایسی رواداری اور حسنِ سلوک کا نمونہ پیش کیا ہے کہ جسے دیکھکر چاہیئے تھا کہ اقوامِ غیر مسلمانوں کے ہاتھ چومتیں اور احسان فراموش نہ بنتیں مگر آہ! بجائے اس منظر دکھائی دینے کے الٹا غیر مسلم لوگ مسلمانوں کو زیرِ الزام لاتے ہیں اور انہوں نے مسلمانوں کے مظالم کے ایسے ایسے فسانے گھڑ رکھے ہیں کہ جنہیں پڑھ سن کر انسانیت بھی مارے شرم کے گردن جھکا لیتی اور تہذیب و شرافت سر پیٹنے پر مجبور ہو جاتی ہے آج کا انسان جب چودہ صدیاں قبل کے حالات پر نظر ڈالتا ہے تو یہ دیکھکر حیران و ششدر رہ جاتا ہے کہ باوجود اس کے کہ اہلِ مکہ اور طائف کے بالیکوں نے پاکوں کے سردار رسولوں کے فخر ہمارے جان و مال سے عزیز آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور کے مقدس صحابہؓ پر قسم قسم کے مظالم توڑے تھے اور یہ لوگ اس لائق تھے کہ ان کے سفاکانہ مظالم کے پیشِ نظر مسلمان اپنے دورِ اقتدار میں انہیں قرار واقعی سزا دیتے۔ مگر ہمارا مقدس آقا اور اس کے جان نثار اتنے رحیم و کریم تھے کہ انہوں نے یکسر بھلا دیا۔ اس بے پناہ جور و ظلم کو جو مشرکینِ مکہ اور طائف کے بے رحم لوگوں نے مختلف اوقات میں ان پر روا رکھا تھا۔

شنیدہ کی بات ہے مسلمانوں کا لشکر طائف کا محاصرہ کرتا ہے اور یہ محاصرہ کچھ وقت تک جاری رہتا ہے۔ لیکن قلعہ جلد نہ فتح ہونے میں نہیں آتا اسی اثناء میں کثیر تعداد میں مسلمان جامِ شہادت نوش کرتے ہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرزمینِ طائف سے واپسی کا ارادہ ظاہر فرماتے ہیں اس موقعہ پر بعض جوشیلی طبائع کے مسلمان حضورؐ سے عرض کرتے ہیں کہ حضور ابھی میدان کارزار سے جانے کی ضرورت نہیں ہے تاوقتیکہ قلعہ کامل طور پر سرنگوں ہو جائے اور ساتھ ہی اہل طائف کے لئے حضور کی خدمت اقدس میں بد دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔ مگر قربان جایئے۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالےٰ کی مخلوق کی ہمدردی اور خیرخواہی کا کتنا احساس اور پاس ہے حضور بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اٹھاتے ہیں اور بجائے بد دعا کرنے کے فرماتے ہیں کہ اے زمین و آسمان کے خالق و مالک خدا! تو جانتا ہے کہ طائف وہ مقام ہے جہاں کے لوگوں نے تیرے حبیب پر اینٹوں اور پتھروں کی بارش کی تھی جس کے نتیجہ میں حضورؐ کا جسمِ اطہر زخمی ہو گیا تھا) ان طائف کے لوگوں کو توحید و صداقت کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرما۔ یہ لوگ بجائے شرک و بدعت کے جنگل میں گرفتار ہونے کے تیرے مقدس آستانۂ الوہیت پر آجھکیں۔

(باقی)

ایک تاریخی مسجد (بقیہ صفحہ ۳)

ہے۔ کہ مسجد کے اندرونی حصہ اور بیرونی صحن میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ وہ بالکل اسی طرح اپنی قدیم حالت میں موجود ہے۔ خاکسار راقم الحروف جب اکثر اپنے محب صادق سید اشرف صبوحی صاحب سے ملنے ان کے مکان پہ جایا کرتا ہے تو اس مسجد کی زیارت بھی اسے نصیب ہوتی ہے

مکرم مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم نے خاکسار راقم الحروف سے بیان کیا کہ جب میں نے ۱۹۶۵ء میں لاہور "تاریخ احمدیت" لکھنے کا ارادہ کیا تو اس مسجد کا فوٹو بھی لے کر اس کتاب میں شامل کرنا چاہا لیکن جب میں فوٹوگرافر کو لیکر اس مسجد کا فوٹو اتارنے کے لئے کوچہ "سیتھاں" گیا اور مسجد کے متولی صاحب کو میرے ارادہ کا علم ہوا تو انہوں نے مجھے اس مسجد کا فوٹو لینے سے منع کر دیا جس پر خاموشی سے واپس چلا آیا۔

دن گزرتے چلے گئے اور اس بات کو کافی عرصہ ہو گیا۔ ایک دن میں نے یہ سبیل تذکرہ اس واقعہ کا ذکر اپنے محترم دوست سید شریف حسن صاحب سے کیا۔ ان کے پاس کیمرہ ہے وہ وہاں گئے تو مسجد کا فوٹو لے آئے اور لاکر میرے حوالے کر دیا یہ وہی فوٹو ہے جو آپ آج ملاحظہ فرما رہے ہیں میں اس مہربانی کے لئے اپنے محترم دوست کا جو واقعی اسم بامسمیٰ ہیں نہایت دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ میری دعا ہے کہ خداوند کریم اس شرافت کے عوض انہیں احمدیت کی سعادت عطا فرمائے۔ اللھم آمین۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ نصرت ربوہ کی طالبات کا اعزاز

ڈائریکٹر آف ایجوکیشن راولپنڈی ریجن کی اطلاع کے مطابق انٹرمیڈیٹ کی مندرجہ ذیل طالبات کو وظیفہ کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک، قارئین کرام سے درخواست ہے کہ جامعہ کی مزید ترقیات کے لئے دعا فرماتے رہا کریں۔

۱	عزیزہ امۃ الشکور	بنت	محمد احمد صاحب جلیل
۲	" فریدہ بشیر	"	بشیر احمد صاحب
۳	" ثریا خانم	"	منیر احمد خان صاحب
۴	" جلیل بشریٰ	"	میاں عارف محمد صاحب
۵	" عابدہ شمیم	"	نور محمد صاحب
۶	" خالدہ	"	غلام مرتضیٰ صاحب
۷	" حمیدہ قدسیہ	"	مولوی ظہور حسین صاحب
۸	" ناصرہ شیخ	"	شیخ نور الحق صاحب
۹	" ریحانہ مرزا	"	مرزا البشیر احمد صاحب
۱۰	" امۃ الجمیل فریدہ	"	ظہور احمد صاحب باجوہ
۱۱	" منصورہ فرزانہ	"	مرزا حبیب احمد صاحب
۱۲	" زکیہ اختر	"	محمد حیات صاحب
۱۳	" فرخ یاسمین	"	سید حسین شاہ صاحب
۱۴	" ناصرہ پروین	"	محمد اسمٰعیل صاحب منیر
۱۵	" پروین اختر	"	محمد حسین صاحب
۱۶	" نصرت جہاں احمد	"	مرزا مجید احمد صاحب
۱۷	" شاہین روحی	"	محمد رشید صاحب
۱۸	" بشریٰ شریف	"	مولوی محمد شریف صاحب
۱۹	" نزہت عزیز	"	مرزا عزیز احمد صاحب
۲۰	" سعیدہ بشریٰ	"	قریشی محمد عبد اللہ صاحب

(پرنسپل)

پشاور یونیورسٹی میں تعلیم پانے والے احمدی طلباء

پشاور یونیورسٹی میں احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن قائم ہے اور سال رواں کے لئے عہدہ داران کا انتخاب عمل میں لایا جا چکا ہے ان تمام احمدی والدین سے جن کے بچے پشاور یونیورسٹی یا اس سے ملحقہ کالجوں میں پڑھتے ہوں اور جن کا ابھی تک ایسوسی ایشن سے کوئی تعلق نہیں ہے درخواست ہے کہ وہ خاکسار کو ان کے ناموں اور پتہ سے آگاہ کر دیں تاکہ ان سے رابطہ قائم کر کے ان کے تعاون سے سال رواں کا پروگرام مرتب کیا جا سکے

عبد الوحید پریذیڈنٹ احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن
معرفت مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر

درخواست دعا

خاکسار پیٹ میں درد اور دل کی دھڑکن کے امراض میں مبتلا ہے اور شکر کی شکایت بھی ہے جس کی وجہ سے عنقریب گردہ کا اپریشن ہونے والا ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے،

(محی الدین احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مغربی جرمنی)

۱۱ روپے والے انعامی بانڈ

۱۵ مارچ

ایس سی اور
ایس ڈی سیریز
کی فروخت

پہلا انعام
ایک لاکھ روپے

۱۱ روپے والے انعامی بانڈ کی ایس سی اور ایس ڈی سیریز کی آخری تاریخ فروخت ۲۹ فروری سے بڑھا کر ۱۵ مارچ ۱۹۷۲ء کر دی گئی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس بانڈ کو خرید سکیں۔

انعامی بانڈ

تمام بینکوں، نیشنل سیونگ کے دفاتر اور ایجنسیوں سے دستیاب ہیں
جاری کردہ سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز اسلام آباد

منی موٹرز گلبرگ لاہور
واکس ویگن ریپیئر سروس فون ۸۱۴۴۲
تجربہ کار سٹاف
★ مظفر احمد مرزا: ٹیکنیکل ڈائریکٹر (آنریری)
B.Sc. ENGG., A.M.I.E (PAK); M.Sc. ENGG. (E.U.L.)
★ منور کامران: بی اے ورکس منیجر
(چھ سال تجربہ واکس ویگن ورکشاپ، ایکس ورکس منیجر جی ٹی ایس راولپنڈی)
★ محمد سلیم: فورمین (آٹھ سال تجربہ واکس ویگن ورکشاپ) ★ مقبول احمد قریشی سینئر مکینک (۷ سال تجربہ واکس ویگن ورکشاپ)
★ محمد نواز مکینک (چار سال ★ رشید احمد مکینک (۵ سال تجربہ واکس ویگن ورکشاپ۔
★ بابر احمد، محمد اکرم، منور رشید احمد، محمد امین، سعید احمد، محمد سردار، جونیئر آٹو ٹیکنیشن ★ محمد اشرف ڈینٹر سلیم احمد پینٹر (۶ سال تجربہ)

دعائے مغفرت

مکرم ماسٹر امام دین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گوجرہ تحصیل ڈسکہ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۷ فروری بروز جمعرات فوت ہو گئے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نہایت شریف النفس اور منکسر المزاج تھے ایک سال ہوا محکمہ تعلیم سے ریٹائر ہوئے تھے۔ مرحوم کے بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

غایت علی امیر حلقہ گوجرہ ضلع سیالکوٹ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصدی ادائیگی کرنے والے غیر ممالک کے مخلصین کی فہرست

(۲)

نمبر شمار	نام معطی	مقام	ادائیگی	
	جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا (مغربی افریقہ)			
۱	مکرم عبدالعزیز صاحب ہونیرو	کانو	۱۰۵	پونڈ
۲	" ایس اے بورائے محیابہ (لاگوس)	لیگاس	۱۰۰	"
۳	" عبدالغنی صاحب لادل عجیبو اوڑ	عجیبو اوڑ	۱۰۰	"
۴	" آر اے لباری صاحب	آبادان	۱۰۰	"
۵	" حسین اد سمولو	لیگاس	۱۰۰	"
۶	مکرمہ بلقیس یا مومہ صاحبہ	عجیبو اوڑ	۱۰۰	"
۷	مکرم ڈاکٹر معمر الدین آپا پا صاحب	لیگاس	۱۰۰	"
۸	" الحاج اے ڈبلیو فلاوالیہ	"	۱۰۰	"
۹	" امام ابوبکر یوسف صاحب	اجیڈ یگبی	۱۰۰	"
۱۰	" اے آئی یوسف صاحب	جاس	۱۰۰	"
	جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ)			
۱	مکرم سلیمان مانسیرے صاحب		۲۰۰	لیون
۲	" مبارک احمد صاحب نذیر		۲۰۰	"
۳	طلباء جماعت احمدیہ جودو سکول		۲۰۰	"
۴	جماعت احمدیہ ٹونکیہ		۶۹-۵۰	"
۵	مکرم محمد صدیق صاحب شاہد		۵۰	"
۶	" مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح		۵۰	"
۷	" مولوی منصور احمد صاحب بشیر		۵۰	"
۸	" مختار احمد صاحب کوٹ دار		۵۰	"
۹	" سوادے صاحب		۱۰	"
۱۰	" الف احمد د صاحب		۱۰	"
۱۱	" لمین صاحب (Lamin)		۱۰	"
۱۲	" ایم تیجان صاحب		۱۰	"
۱۳	" مانسرے صاحب		۱	"

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۹ مارچ کو جناب اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسر صاحب سرگودھا فوجی بھرتی کے لئے ربوہ تشریف لا رہے ہیں خواہش مند احباب نو بجے صبح ایوان محمود (ہال خدام الاحمدیہ) میں پہنچ جائیں تعلیمی سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں۔ کان صاف کروا کر آئیں
کم از کم معیار بھرتی :۔

قد ۵ فٹ ۴ انچ وزن ۱۰۷ پونڈ
عمر ۱۷ سے ۲۵ سال تعلیم کم از کم تین جماعت

بعض حالات میں ان پڑھ بھی بھرتی کئے جائیں گے۔
(ناظر امور عامہ)

اعلان

لاہور میں ایک میڈیکل سٹور کے لئے
ایک مخلص احمدی ایم ایس سی (فارمیسی)
کی ضرورت ہے

ملازمت کے خواہش مند اپنی درخواست خاکسار کے نام ارسال فرمائیں۔

مرزا طاہر احمد ربوہ

نماز جنازہ غائب !

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹/۲/۷۲ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مندرجہ ذیل احباب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی ہے

۱۔ محمد جان خان صاحب — صدر جماعت احمدیہ نادی جزائر فجی
۲۔ لفٹننٹ کمانڈر فضل احمد صاحب — پاکستان نیوی کراچی
۳۔ لفٹننٹ ممتاز احمد صاحب — پاکستان نیوی کراچی
۴۔ کیپٹن ناصر احمد صاحب — پاکستان آرمی مشرقی پاکستان
۵۔ سید محمد عبداللہ شاہ صاحب — ملتان۔
۶۔ ممتاز بیگم صاحبہ — لیہ
۷۔ خواجہ محمد خان صاحب — نواب شاہ سندھ۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

ٹکا خان، ظفر چوہدری اور ایچ ایچ احمد

بری۔ فضائی اور بحری فوجوں کے سربراہ ہوں گے

اسلام آباد۔ ۳ مارچ (؟) فروری۔ پاکستان کے صدر جناب ذوالفقار علی بھٹو نے یہ اعلان کیا ہے کہ لفٹننٹ جنرل گل حسن خان اور ایئر مارشل اے رحیم اپنے عہدوں سے مستعفی ہو گئے ہیں اور صدر نے فوری طور پر ان کو علی الترتیب پاکستان کی بری اور فضائی فوج کی سربراہی سے سبکدوش کر دیا ہے۔

صدر نے ان کی جگہ لفٹننٹ جنرل ٹکا خان کو بری فوج کا چیف آف سٹاف بنا دیا ہے اور انہیں جنرل کے عہدے پر ترقی دے دی ہے۔ فضائیہ کا سربراہ ظفر چوہدری کو مقرر کیا گیا ہے اور انہیں ایئر مارشل بنا دیا گیا ہے۔ اور ریئر ایڈمرل ایچ ایچ احمد کو بحری فوج کا چیف آف سٹاف مقرر کیا ہے اور انہیں ایڈمرل کے عہدہ پر ترقی دے دی گئی ہے۔

صدر نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ اب پاکستان کی بری فضائی اور بحری فوج کے سربراہ چیف آف سٹاف کہلایا کریں گے۔

صدر نے فضائیہ کے چھ اعلیٰ افسروں کو ریٹائر کر دیا

اسلام آباد ۳ مارچ۔ صدر مملکت مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے آج قوم کے نام اپنے خطاب میں ملک کے اعلیٰ تر مفاد اور فوج کا وقار بحال کرنے اور اسے دوبارہ ناقابل تسخیر دلیر اور مایہ ناز دفاعی ادارہ بنانے کے لئے فوجی نظام میں اہم تبدیلیوں کا اعلان کیا ہے۔ جن کے مطابق آئندہ پاکستان میں فوج کا کوئی کمانڈر انچیف نہیں ہوگا۔ بحری اور فضائی اور بری فوج کے تینوں شعبوں کے سربراہ چیف آف سٹاف ہوں گے۔

صدر نے کہا ہے کہ جنرل گل حسن نے استعفیٰ دے دیا ہے ان کی جگہ بری فوج کے نئے چیف آف سٹاف جنرل ٹکا خان مقرر کئے گئے ہیں۔ اور انہوں نے چارج سنبھال لیا ہے۔ فضائیہ کے کمانڈر انچیف ایئر مارشل رحیم خان کو بھی سبکدوش کر دیا گیا ہے ان کی جگہ ایئر وائس مارشل ظفر چوہدری کو فضائیہ کا چیف آف سٹاف مقرر کیا ہے

صدر نے فضائیہ کے دیگر چھ افسروں کی سبکدوشی کا بھی اعلان کیا ان میں ایئر وائس مارشل سٹیورٹ یوسف ایئر وائس مارشل محمد خیبر خان ایئر کموڈور عبدالقادر ایئر کموڈور صلاح الدین ایئر کموڈور ٹی ایس جان اور گروپ کیپٹن سید منصور احمد شاہ شامل ہیں۔ صدر نے کہا فوج میں تبدیلیاں ناگزیر ہو گئی تھیں ہمارا فوجی نظام نو آبادیاتی طرز کا تھا اور ۱۹۵۴ء کے بعد سے اعلیٰ فوجی افسروں میں بدعنوانی اور اپنے اصل فرائض سے تجاوز اور پہلو تہی کرنے کا رجحان پرورش پا گیا تھا انہوں نے کہا فوج پر سے پارٹی اثرات بھی ختم کئے جانے ضروری تھے صدر نے زور دیا کہ ایک پیشہ ور سپاہی کو لیڈر یا سیاستدان بننے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے صدر نے ایسے رجحان کو نپولین بونا پارٹ کی آمرانہ پالیسی کے مترادف قرار دیا صدر نے کہا اس رجحان سے ہمارے ملک کا سماجی اور اقتصادی ڈھانچہ تباہ ہو گیا۔ اور بدعنوانیوں کو فروغ ملا آئندہ ایسا رجحان پرورش پانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

صدر نے اعلان کیا کہ ہر چیف آف سٹاف کی مدت ملازمت مقرر کر دی جائے گی اور اس میں توسیع نہیں کی جائے گی تاکہ نئے لوگ نئے جذبہ، نئی تکنیک اور نئی اہلیت بروئے کار لا سکیں سپاہی سے لیکر اعلیٰ افسر تک سب اپنے قطعی فرائض کی انجام دہی کے لئے خود کو وقف کر سکیں۔